

فضائل و مسائل رمضان المبارک

(ضیف مجموعیاتی)

روزہ فرض ہے اور اس کا ترک کفر | اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ (۲: ۱۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا۔

أَنَّكُمْ رَمَضَانَ شَهْرٌ مَبَارَكٌ
 فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ (شکوہ من بل ہیرہ)

نے تم پر فرض رکھے ہیں۔

ایک حدیث میں وارد ہے۔

عن زیاد بن عیمر الحضرمی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة
 فروضهن الله في الاسلام فمن اتى بثلاث لم يغنبن عند شيئا حتى ياتي بهن جميعا الصلاة
 والزكاة وصوم رمضان وحج البيت وهذا امر سهل وقد روى عن زياد عن عمار بن
 حزم عن النبي صلى الله عليه وسلم - اخرجہ الامام احمد وفي رواية استنكر رفعها
 ابن ابي حاتم عن طريق عطاء الخراساني عن ابن عمر فمن فعل هؤلاء الاربع ثم جاء
 رمضان فترك صيامه متعمدا لم يقبل الله منه الايمان ولا الصلاة ولا الزكاة (شرح خمسين لابن حجر)
 یعنی دین پانچ چیزیں ہیں۔ ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج ان میں سے ہر ایک رکن
 اسلام کی ایک اہم کڑی ہے۔ ایک کڑی رہ جائے تو اسلام کی زنجیر خطرے میں ہے۔ مثلاً ایک شخص
 کلمہ گو ہے۔ نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، لیکن روزے عمداً ترک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں
 ان میں سے کسی شے کی وقعت نہیں ہے۔

رحمت کا فیضان عام | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

یعنی جب رمضان شریف کا مہینہ آجاتا ہے تو رحمت
الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اذا دخل رمضان تحت ابواب

الرحمة

گناہ کی معافی کا مہینہ | حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

یعنی جو شخص ایمان اور رضائے الہی کے لئے رمضان
کے روزے رکھتا ہے اس کے پے گناہ معاف ہو
جاتے ہیں۔ اور جو کوئی رمضان میں ایمان اور حصول
رضا الہی کی غرض سے رات کا قیام کرے اللہ تعالیٰ
اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان
ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ
ومن قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ
ما تقدم من ذنبہ (مشکوٰۃ)

بجو دو سنا کا مہینہ | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو جو دو سنا کے اعلیٰ درجات پر فائز تھے ہی
لیکن رمضان میں بالخصوص بہت ہی سناوت فرماتے تھے کما ورد فی الصحیحین عن ابن عباس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس وكان اجود ما یکون فی رمضان
(لطائف المعارف ص ۱۹۰ لابن جب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔
افضل الصدقات صدقة فی رمضان
اخرجه الترمذی عن النعمان (لطائف ص ۱۹۰)

رمضان کا صدقہ بہتر صدقہ ہے۔

امام شافعی کا ارشاد ہے۔

یعنی انسان کو چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا
کرتے ہوئے رمضان مبارک میں خوب خوب نحر ج کرے اس کا
ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس مہینے میں مسلمانوں کی بہت سی
ضرورتیں ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے لوگ دن کے
روزوں اور رات کے قیام کی وجہ سے کمانے میں نیاؤ
وقت نہیں دے سکتے والدراون کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کی طرف دست تعاون بڑھائیں تاکہ وہ اطمینان سے

احب للمرجل التزیادة بالجود
فی شہر رمضان اقتداء برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولحاجة الناس
فیہ الی مصابحہم ولتشافع کثیر منہم
بالصوم والصلوة عن مکاسبہم (لطائف ص ۱۹۰)

عبادت الہی میں مصروف رہ سکیں

ایک بزرگ اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہیں۔

یعنی رمضان شریف میں دل کھول کر خرچ کرو کیونکہ
اس میں نبی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اجر کئی گنا زیادہ
مکتبہ ہے۔

انہم کالوا یقولون اذا حضر شہر
رمضان فانبسطوا فیہ بالنفقة فان النفقة
فیہ مضاعفة (طائف ۱۵۹)

ہمدردی کا خاص مہینہ | حضرت سلمان فارسی سے شعبان کے آخری دن میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو ایک خطبہ مروی ہے اس میں اس مہینے کو شہر المواساة (آپس میں ایک دوسرے
سے ہمدردی کا مہینہ) فرمایا گیا ہے۔

نیکیوں پر زیادہ ثواب حاصل ہونے کا موسم | اسی خطبے میں یہ بھی ارشاد ہے۔

یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نفل نیکی
کو فرض کا درجہ دے دیتے ہیں۔ اور ایک فرض روزہ
ہو یا صدقہ معاشرتی فرض ہو یا اخلاقی اکو متر فضوں کا
مرتبہ عنایت فرمادیتے ہیں۔

من تقرب فیہ بحصلۃ من الخیر کان
کمین ادی فزیضۃ فیما سواہ ومن ادی
فزیضۃ فیہ کان کمین ادی سبعین فزیضۃ
فیما سواہ (مشکوٰۃ و تخریب لاندزی ص ۱۱۴)

جذبات پر قابو پانے کا مہینہ | ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کے لئے جو پروگرام تجویز فرماتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اصلاحی اعلان کرنا ہے
یا باغی اشرارِ اقص (مشکوٰۃ)
اوگنہ کا ارتکاب کرنے والے اب تڑک جا۔

نیکیوں میں کوشش | اسی طرح وہ یہ بھی اعلان کرتا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل (مشکوٰۃ من ابی ہریرۃ) اے بھلائی کے طلبگے! آ جا اور اپنا دامن نیکیوں سے بھر لے

تلاوتِ قرآن | رمضان میں قرآنِ مکیم کا نزول شروع ہوا۔

شہد: رمضان السنی انزل فیہ القرآن۔ اس لئے اس مہینہ میں قرآنِ کثرت سے پڑھنا
چاہیے۔ قرآن در رمضان دونوں توام ہیں۔ آخرت میں دونوں انسان کے کام آئیں گے جیسا کہ حدیث
میں آیا ہے۔

فرمایا روزے اور قرآن دونوں اللہ کے ہاں انسان
کی سفارش کریں گے۔ روزہ کھگا ہی میں نے اسے
دن کو کھاتے اور خواہش برادری سے روکا۔

الصیام والقرآن یشفعان للعبد
یقول الصیام ای رب انی منعته الطعام
والشہوات بانہما رشفعتنی فیہ و یشقول

انقرآن منعتہ النور باللیل فشتغنی فیہ
 فیشتغمان (مکملہ عن عبد اللہ بن عمر و یسعون)
 اسی طرح قرآن کے گائے گا کہ اس لئے راتوں کی بیماری
 نیند چھوڑ کر مجھے بڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا۔

قیام رمضان | رمضان میں قرآن پڑھنے کی تین صورتیں سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ رات کو قرآن
 نماز میں پڑھا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ رات کو تغیر نماز کے قرآن کی تلاوت کی جائے اور تیسری
 یہ کہ جب بھی موقع ملے قرآن پڑھ لیا جائے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ مشہور حدیث ہے کہ جبکہ اوپر ذکر ہو چکا ہے
 من قام رمضان ایما نانا واحتسابا
 کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور حصولِ رضاہمسیٰ کی غرض
 رات کا قیام کرے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں
 غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

قیام مسنون | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں گیارہ رکعت مع وتر پڑھی ہیں۔ قیام
 اتنا لمبا ہوتا تھا کہ بسا اوقات سحری ہو جاتی تھی۔ (کتب صحاح قیام میں)
 آپ کے نسل کا مقتضایہ ہے کہ قیام رمضان یا نماز تراویح کا مسنون طریقہ گیارہ رکعت ہی عیساکہ
 ہادیہ کے شارح علامہ ابن الہمام نے فتح القدر میں فرمایا ہے۔

قال فی فقہ القادریان مقتضی الدلیل
 یعنی اگر روئے شرعی ذیل آٹھ رکعت ہی مسنون
 کون المسنون فیہا منہا ثلثہ ائیتہ
 ہیں۔

مستحب نوافل | یعنی آٹھ رکعت آونت ترکہ ہیں اس سے زائد تین رکعتیں پڑھی جا سکیں غنیمت
 کہہ رہے ہیں بلکہ چھتیس اور چالیس تک سلف سے مروی ہیں۔ ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں والباقی مستحبا
 کہ آٹھ سے زیادہ مستحب ہیں۔

تراویح باجماعت | یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دو چار دن ہی باجماعت ادا فرمائی
 ہے نہ نماز قیام میں نہ روزی میں نہ ہاں حضرت فاروق اعظم نے اس کے لئے باقاعدہ حکم نافذ فرمایا۔ اس
 لئے افضل یہی ہے کہ نماز تراویح باجماعت ہی ادا کی جائے۔ مندرجہ ذیل ایک مرفوع حدیث سے بھی
 اس پر علماء نے متوالی فرمایا ہے اور امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے۔

ان الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ بقیۃ لیلتہ قال
 من تصوم مع الناس حتی یوتروا معہم ول ینصرف حتی ینصرف الامام تمام اللیل لوزنہ من فضل اللہ عزوجل

روزے کے پرہیز روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، جھنجی، گالی گلوچ اور ان تمام افعال جن میں ذم اور بے ہودگی پائی جاتی ہو ان سے عداً گن رہ کش رہنا ضروری ہے۔ ورنہ روزے میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

جب تم سے کوئی روزے دار ہونو نہ شہوانی بکواس کرے اور نہ ہی شور کرے اگر کوئی اس کو گالی بھی دے تو کبے بھائی میں تو روزے دار ہوں۔

فرمایا جو کوئی غلط بیانی اور دھوکہ دہی وغیرہ سے کام نہ چھوڑے تو اس کی بھوک و پیاس کی اللہ کے بارے کوئی قدر نہیں یعنی اس کو روزے کا ثواب نہیں ملتا۔

اذا كان يوم صوم احد كما فلا يشرب ولا ينعيب فان سابه احد او قاتله فليقل اني امر صائم

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حجة ان يدع طعامه وشرابه (ترمذی)

نیز فرمایا

روزہ ڈھال تو ہے یعنی آگ سے بچاتا ہے لیکن جھک اس ڈھال میں غیبت جھنجی سے کوئی سو راج نہ ہو جائے۔

الصوم حجة ما لم يخرجها
اخبر الدارمی عن ابی حمید مرثوما

سحری اور قبولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانا مبارک چیز ہے۔

تسحر وان السحر بركة (ترمذی)

نیز فرمایا

دن میں بھوک و پیاس کی کوفت اور کمزوری سے بچنے کے لئے سحری کا کھانا کھا لیا کرو۔ اور رات کے قیام کی تیاری دوپہر کے سونے سے کرو۔

وقال صلى الله عليه وسلم استعينوا بطعام السحر على صيام النهار وبالقبول على قيام الليل (ابن ماجه الرحمة المهداة ص ۱۸)

سحری میں تاخیر سحری کھانے کا مننون طریقہ یہ ہے کہ صبح کی اذان سے دس پندرہ منٹ قبل ناسخ ہو جانا چاہیے۔ (ترمذی) بہت دیر پہلے کھانا خلاف سنت ہے۔

نیت روزہ طلوع فجر سے پہلے پہلے ہی فرض روزے کی نیت کرنی ضروری ہے ورنہ روزہ نہیں ہوگا (ترمذی مع شرح) زبان سے نیت کے الفاظ کہنا بدعت ہے نیت درحقیقت دل کے فعل کا نام ہے۔ روزے میں بھول اور زے کی حالت میں اگر بھول کر کچھ کھاپی لیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا (ترمذی)

روزہ توڑنے سے کفارہ | ان جان بوجھ کر روزہ خراب کرنے سے کفارہ دینا ضروری ہوگا جس کی تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ترمذی شریف وغیرہ۔

افطار ہی کا وقت اور اس میں جلدی کا حکم | یہود نے جن قسم کے تکلفات اپنے دین میں داخل کر بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ غروب شمس سے دیر بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس سے سختی سے روکا۔ اور متعدد طریقوں سے اس کی وضاحت فرمائی کہ روزہ کے افطار کا وقت اسی وقت ہو گیا۔ جب سورج کی ٹیکہ غروب ہو گئی، کبھی قرابا

لا یتزال الناس بخیر ما عجلوا
الافطار مشکوٰۃ
کبھی ارشاد ہوا۔
لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک۔ بعدی
افطار کرتے رہیں گے۔

قال اللہ تعالیٰ احب عبادی الی
اجعلہم فطرًا ترمذی
اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو جلدی افطار
کیں۔

اذ اتبل اللیل من ہما وادبر
انہار من ہما وغربت الشمس فقد
افطار الصائم (مشکوٰۃ)
بعض لوگ مشرق کی طرف سیاہی چڑھتی دیکھ کر سمجھ لیتے ہیں
کہ شاید سورج غروب ہو گیا اس لئے فرمایا کہ مشرق کی طرف
سیاہی کا چڑھنا بھی کافی نہیں بلکہ سورج کا غروب ہی اچھی

ما وایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قط صلی المغرب حتی یفطر ولو علی شربة
من مامود ابن حبان احکم الرخمة المہداة ۳۱
حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے عظمت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ آپ بیٹھ روزہ افطار کر کے مغرب کی ناز پڑتے
تھے، اگر چہ پانی ہی کا ٹھونٹ کھینچ کر پیتے۔

تعب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان واضح ہدایات کے باوجود آج بعض لوگ ان کی پرواہ
نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ ایسے مافرمان لوگوں کو ملانے حقیقت نے اہل بدعت کہا ہے۔ مشکوٰۃ کے حاشیہ
میں ہے کہ غروب شمس کے بعد دیر سے افطار کرنا یہودیوں کا فعل تھا۔

ثم صار عادة اهل البدعة
فی ملتنا دجوار فرقات ماشیہ مشکوٰۃ ۱۵۵
اور اب ہمارے ہاں یہ بدعتیوں کی عادت بن گئی
ہے۔

افطار ہی کی دعا | افطار ہی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ لَكَ صُجَّتْ وَعَلَى رِزْقِكَ
اَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ)

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور
تیرے ہی رزق پر اسے افطار کر رہا ہوں۔

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔
ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ العُرْوَةُ
وَنَبَتِ الرِّجْوَةُ اِنَّشاء اللّٰه تعالیٰ (مشکوٰۃ)

پیس چلی گئی، رگیں تو تازہ ہو گئیں۔ اور ثواب
مزدوری ہو گیا۔ انشاء اللہ

اور عبداللہ بن عمر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرُحْمَتِكَ الَّتِیْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تُعْفِرَ لِیْ اَبْنَیَّ الرَّحْمَةَ الْهَدَاةَ

اے اللہ میں تیری اس رحمت کے طفیل جو ہر شے پر
چھاتی ہوئی ہے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔

قبولیت دعا کا وقت | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر

ان للصائم عند فطره دعوة ما تود ان یردوا من امره

روزہ افطار کرنے کے وقت دعا سترہ نہیں فرمائی جاتی

افطاری کی چیزیں | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا فطر احدکم فلیطعمه صرطی صرطی فانہ
برکتان بسو عید فلیطعمہ صرطی صرطی فانہ طهور و رزق

کھجور سے روزہ افطار کرنا موجب برکت ہے اگر وہ نہ
مل سکے تو پانی اچھی شے ہے۔

بعض روایات میں روڑھ کی ستی کا بھی ذکر آیا ہے۔

ملحوظہ: شوکانی نے کھجور سے تمام مٹھی چیزیں مراد لی ہیں۔

افطار کرنے کا ثواب | نیز فرمایا کہ۔

من فطر صائمًا او جہز غازیا فقلہ
اجر مثله (مشکوٰۃ)

روزہ افطار کرانے والے کو روزہ رکھنے والے جتنی
ہی ثواب مل جاتا ہے

مفصلات روزہ | مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۱) تھے لینے سے (۲) حلق کے
نیچے کسی چیز کے اتارنے سے (۳) ناک کے ذریعہ کسی چیز کے اندر لے جانے سے (۴) عورت کو حیض یا
نفاس کا خون آجانے سے (۵) جماع اور اس کے ملحقات سے۔ (کتب فقہ و احادیث)

جن چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا | (۱) سرمہ (۲) حقنہ (۳) زبان سے کسی چیز کے چکھ
لینے سے (۴) نوشبو لگانے سے (۵) کان میں دوائی ڈالنے سے (۶) احتلام سے (۷) دھونے سے
تھے کے آنے سے (۸) سواک کرنے سے (کتب فقہ و احادیث)